بسم اللہ الرحمن الرحیم

Darul Iftaa
Madrasah Ariful Uloom
ST 11 METROVILLE 3 BLOCK 1 SCEME 33 GULZAR HIJRI KARACHI
For online Islamic fatwas, visit our website.
www.arifululoom.org

MADARSA ARIF UL ULOOM

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم رجسٹرڈ کراچی پاکستان
ایس ٹی 11 میٹرو ول 3 بلاک 1، اسکیم 33 گلزار ہجری کراچی
0322-6444659 0333-6444659

عنوان: میت کے والدین اگر اپنا حصہ پوتی کو ہدیہ کرنا چاہتے ہیں تو اس کا طریقہ		
کتاب: فرائض	باب: ترکہ اور اس کا استحقاق	فصل:۔
فتوی نمبر:567	تاریخ :25ربیع الثانی1448ھ /8اکتوبر 2026ء	

سوال: محترم جناب مفتی صاحب

ایک مسئلہ یہ ہے کہ انتقال ہونے کے بعد وراثت کب تک تقسیم ہونی چاہیے؟ مرحوم کی بیوہ ہے، ایک بیٹی ہے 3 سال کی، اور والدین الحمدللہ حیات ہیں مرحوم کے پاس کچھ نقدی بائیک اور کمرے کا فرنیچر موبائل لیپ ٹاپ وغیرہ تھا یہ سب اسکا مال تھا۔ اب فرنیچر تو کمرے میں ہی ہے مرحوم، والدین کے گھر میں انکے ساتھ ہی رہتے تھے، اور فرنیچر وغیرہ سب والدین نے اپنے بیٹے کو دیا تھا، اب اسکی تقسیم وراثت کیا ہوگی ؟جو حصہ والدین کی طرف آرہا ہے وہ سب مرحوم کی بیٹی کو دینا چاہتے ہیں، کیا ترتیب ہوگی ؟والی کون ہوگا؟ بچی کا خرچہ والدین نے علی الاعلان اپنے ذمہ لیا ہے یعنی والدین کو کسی مال کی ضرورت نہیں ہے اور آگے مرحوم کی بیوہ اور بچی پر خرچہ کی کوئی تنگی نہیں ہے۔

مگر شرعی طور وراثت کو تقسیم کرنا چاہتا ہوں یعنی کہ مرحوم کے مال میں سے بچی کے حصہ میں جو رقم آئے گی وہ اسی کی ہی ہوگی جو بیوہ کے حصے میں آئے گی وہ بیوہ کی ہوگی ، اور جو والدین کے حصے میں آئے گی ، وہ والدین مرحوم کی بیٹی کو ہی ہبہ کرنا چاہتے ہیں۔

مرحوم کے سامان کی کل مالیت کا تخمینہ 377000 لگایا گیا ہے، آج کے اعتبار سے قیمت فروخت لگائی گئی ہے

مرحوم کی بیوہ، ایک بیٹی عمر 3 سال، والد، والدہ۔ اس کی شرعی تقسیم کر دیں

بیڈ روم فرنیچر مرحوم کا تھا، اسکی قیمت فروخت ڈیڑھ لاکھ لگائی گئی ہے

کیا یہ مال وراثت میں بچی کی طرف منتقل کیا جا سکتا ہے یا اسکو بیچا جائے گا؟

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (رجسٹرڈ)
ایس ٹی 11، میٹرو ول 3، 1، اسکیم 33
گلشن اقبال، کراچی

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلما

شریعت مطہرہ نے اس بات کی ترغیب دی ہے کہ انتقال کے بعد، وراثت تقسیم کرنے میں جس قدر ممکن ہو سکے جلدی کرنا چاہئے۔ ترکہ میں جو نقدی ہے اس کو شرعی طور پر تقسیم کر کے ہر ایک وارث کو اس کا حصہ دینا ضروری ہے، نقدی کے علاوہ میت کا دیگر متروکہ سامان (فرنیچر، بیڈ، برتن، الماریاں، اے سی وغیرہ) اگر ورثاء آپس میں رضامندی سے تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو شرعاً اس کی گنجائش ہے اور ایسی صورت میں سامان کی قیمت (ویلیو) لگوانی کی ضرورت نہیں ہے، اور اگر باہمی رضامندی سے تقسیم ناممکن ہو تو پھر ان اشیاء کی قیمت لگوا کر تمام ورثاء کو ان کے شرعی حصص کے بقدر تقسیم کر دیا جائے۔

صورت مسؤلہ میں میت کے ورثاء میں بیوہ، بیٹی، والدہ اور والد ہیں۔ مرحوم کے والدین اپنی خوشی سے اپنا حصہ اپنی پوتی کو دینا چاہتے ہیں تو اس کا شرعاً طریقہ یہ ہے کہ پہلے وہ اپنے حصہ پر قبضہ کر لیں پھر اس کے بعد اگر وہ اپنی پوتی کو حصہ دینا چاہتے ہیں تو اس بچی کے حوالہ کر دیا جائے، اور اگر وہ بچی نابالغ ہے تو اس کا ولی اور سرپرست شرعاً دادا ہے، تو دادا جب بچی کے مال پر قبضہ کر لے گا تو وہ تمام مال بچی کی ملکیت میں منتقل ہو جائے گا۔

مرحوم کے ترکہ کو تقسیم کرنے کا شرعاً طریقہ یہ ہے کہ میت کے حقوق مقدمہ یعنی تجہیز و تکفین کا خرچہ نکالنے کے بعد اگر میت پر کوئی قرضہ تو اسے ادا کر کے اور اگر میت نے کوئی جائز وصیت کی ہو اسے ایک تہائی مال سے نافذ کر کے بقیہ کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کو 24 حصوں میں تقسیم کیا جائے گا، مرحوم کی بیوہ کو 3 حصے، بیٹی کو 12 حصے، والدہ کو 4 حصے اور والد کو 5 حصے ملیں گے۔

صورت تقسیم یہ ہو گی:

میت				24
بیوہ	بیٹی	والدہ	والد	
3	12	4	1-4	
			5	

یعنی 377000 روپے میں سے، مرحوم کی بیوہ کو 47125 روپے، مرحوم کی بیٹی کو 188500 روپے، مرحوم کی والدہ کو 62833 روپے اور مرحوم کے والد کو 78541 روپے ملیں گے۔

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس بی ۱۱، میزوول ۲، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

فتاوی شامی میں ہے:

«(أَخْرَجَتْ الْوَرَثَةُ أَحَدَهُمْ عَنْ) التَّرِكَةِ وَهِيَ (عَرَضٌ أَوْ) هِيَ (عَقَارٌ بِمَالٍ) أَعْطَاهُ لَهُ (أَوْ) أَخْرَجُوهُ (عَنْ) تَرِكَةٍ هِيَ (ذَهَبٌ بِفِضَّةٍ) دَفَعُوهَا لَهُ (أَوْ) عَلَى الْعَكْسِ أَوْ عَنْ نَقْدَيْنِ بِهِمَا (صَحَّ) فِي الْكُلِّ صَرْفًا لِلْجِنْسِ بِخِلَافِ جِنْسِهِ (قَلَّ) مَا أَعْطَوْهُ (أَوْ كَثُرَ) لَكِنْ بِشَرْطِ التَّقَابُضِ فِيمَا هُوَ صَرْفٌ (وَفِي) إخْرَاجِهِ عَنْ (نَقْدَيْنِ) وَغَيْرِهَا بِأَحَدِ النَّقْدَيْنِ لَا يَصِحُّ (إلَّا أَنْ يَكُونَ مَا أُعْطِيَ لَهُ أَكْثَرَ مِنْ حِصَّتِهِ مِنْ ذَلِكَ الْجِنْسِ) تَحَرُّزًا عَنْ الرِّبَا، وَلَا بُدَّ مِنْ حُضُورِ النَّقْدَيْنِ عِنْدَ الصُّلْحِ وَعِلْمِهِ بِقَدْرِ نَصِيبِهِ شُرُنْبُلَالِيَّةٌ وَجَلَالِيَّةٌ وَلَوْ بِعَرَضٍ جَازَ مُطْلَقًا لِعَدَمِ الرِّبَا، وَكَذَا لَوْ أَنْكَرُوا إرْثَهُ لِأَنَّهُ حِينَئِذٍ لَيْسَ بِبَدَلٍ بَلْ لِقَطْعِ الْمُنَازَعَةِ.»

(کتاب الصلح، فصل فی التخارج 5/642 ط سعید)

(وَهِبَةُ مَنْ لَهُ وِلَايَةٌ عَلَى الطِّفْلِ فِي الْجُمْلَةِ) وَهُوَ كُلُّ مَنْ يَعُولُهُ فَدَخَلَ الْأَخُ وَالْعَمُّ عِنْدَ عَدَمِ الْأَبِ لَوْ فِي عِيَالِهِمْ (تَتِمُّ بِالْعَقْدِ) لَوْ الْمَوْهُوبُ مَعْلُومًا وَكَانَ فِي يَدِهِ أَوْ يَدِ مُودِعِهِ، لِأَنَّ قَبْضَ الْوَلِيِّ يَنُوبُ عَنْهُ، وَالْأَصْلُ أَنَّ كُلَّ عَقْدٍ يَتَوَلَّاهُ الْوَاحِدُ يُكْتَفَى فِيهِ بِالْإِيجَابِ

(وَإِنْ وَهَبَ لَهُ أَجْنَبِيٌّ يَتِمُّ بِقَبْضِ وَلِيِّهِ)

(کتاب الہبۃ 5/694،695 ط سعید)

جامع الفصولین میں ہے:

لو قال وارث تركت حقي لا يبطل حقه إذ الملك لا يبطل بالترك والحق يبطل به

(الفصل الثامن والعشرون فی مسائل التركة والورثة والدين 2/40 ط اسلامی کتب خانہ)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

دار الافتاء

مدرسہ عارف العلوم (رجسٹرڈ) کراچی پاکستان